26113 - ملازم کی تنخواہ کی زکاۃ

سوال

میں ملازم ہوں اور میری تنخواہ دو ہزار ریال ماہانہ ہے، ساری فیملی مجھ پر ہی اعتماد کرتی ہے اور میں سارا خرچ اپنی تنخواہ سے دیتا ہوں، میری ایك بیوی اور بیٹی اور ماں باپ، اور بہنیں ہیں جن کا میں خرچ برداشت کرتا ہوں لیکن سوال یہ ہے کہ:
میں اپنے مال کی زکاۃ کس طرح دوں، میری آمدن صرف تنخواہ ہے، لیکن یہ ساری تنخواہ فیملی کے خرچ میں صرف ہو جاتی ہے اس لیے میں زکاۃ کب دوں ؟
بعض لوگ کہتے ہیں کہ تنخواہ فصل کی طرح ہے اوراس میں سال کی اعتبار نہیں بلکہ جب تنخواہ ملے اسی وقت زکاۃ لازم ہو جاتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس شخص کی ماہانہ تنخواہ ہو اور وہ اسے صرف کر دیتا ہو، اور تنخواہ میں کچھ نہ بچے اس طرح کہ مہینہ کے آخر تك اس کی ساری رقم ختم ہو چکی ہو تو اس پر زکاۃ لازم نہیں؛ کیونکہ زکاۃ کے لیے سال مکمل ہونا ضروری ہے (یعنی نصاب پر سال مکمل ہونا ضروری ہے).

اس بنا پر سائل پر زکاۃ واجب نہیں، لیکن اگر اس نے کچھ رقم جمع کر رکھی ہو اور وہ نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال مکمل ہو گیا ہو تو پھر زکاۃ ہو گی.

اور جس نے آپ کو یہ کہا ہے کہ تنخواہ کی زکاۃ فصل کی طرح ہے، اس کے لیے سال مکمل ہونے کی شرط نہیں اس کی بات غلط ہے اور صحیح نہیں.

جبکہ اکثر لوگ اس وقت تنخواہ کے ساتھ کام کرتے ہیں، اس لیے بہتر ہے کہ تنخواہ کی زکاۃ نکالنے کا طریقہ بیان کر دیا جائے.

ملازم کی تنخواہ کی زکاۃ

ملازم کی تنخواہ کے ساتھ دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

وہ ساری تنخواہ صرف کردے اور اس میں سے کچھ بھی جمع نہ کرتا ہو تو اس پر کوئی زکاۃ نہیں، جیسا کہ سوال کرنے والے کی حالت ہے.

دوسری حالت:

وہ تنخواہ میں سے کچھ نہ کچھ رقم جمع کرتا ہو، بعض اوقات کم اور بعض اوقات زیادہ رقم بچا کر رکھتا ہو، تو اس حالت میں اس کی زکاۃ کا حساب کیا ہو گا؟

جواب:

" اگر وہ اس کے حق کی تہہ تك پہنچنے كا حريص ہے، اور وہ صرف اتنى زكاۃ ہى مستحقين كو دينا چاہتا ہے جو اس كے مال ميں واجب ہے، تو اسے چاہيے كہ وہ اپنے حساب كتاب كا ايك شيڈول بنائے جس ميں اس طرح كى سارى آمدن كى ملكيت كے سال كى ابتداء ظاہر كرے، اور پھر وہ ہر مال پر جيسے ہى اس كا سال مكمل ہو اس كى عليحدہ زكاۃ ادا كرے.

اور اگر وہ اس كام سے راحت اور آرام چاہتا ہو اور وہ درگزر اور فياضى كا راستہ اختيار كرے، اور وہ اپنے آپ پر فقراء و مساكين كو ترجيح دينے پر اس كا دل راضى ہو؛ تو اپنى ملكيت ميں سارى نقدى كى زكاۃ اسى وقت ادا كر دے جب پہلے مال كے نصاب پر سال مكمل ہوتا ہو، اور اس ميں اجروثواب بھى زيادہ ہے، اور درجات كى بلندى ہے، اور پھر راحت بھى، اور فقراء و مساكين اور باقى مصارف زكاۃ كے حقوق كا بھى خيال ہے، اور اس سے جو زيادہ ہو وہ اس كى زكاۃ شمار ہو گى جس كا ابھى سال بھى پورا نہيں ہوا اس كى زكاۃ پہلے ہى ادا ہو جائے گى" انتہى

ماخوذ از: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (9 / 280).

اس كى مثال يہ ہے: ايك شخص نے محرم كى تنخواہ لى اور اس ميں سے ايك ہزار ريال جمع كر ليے، پھر صفر كى تنخواہ ميں سے اوراسى طرح باقى مہينوں كى تنخواہ بھى... تو جب دوسرے برس محرم كا مہينہ آئے گا تو وہ سارى رقم گن كر اس كى زكاۃ ادا كرے گا.

واللہ اعلم .